# رَمْیُ الْجَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ

# جمرہ عقبہ کی رمی کے مسائل

**مسئلہ 287** جمرہ عقبہ پر رمی کرنا واجب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ (( لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لاَ اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لاَ اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ھٰذِہٖ )) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو قربانی کے دن اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے دیکھا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے "مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس حج کے بعد دوسرا حج کر سکوں یا نہ کر سکوں؟" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① کسی صورت میں رمی نہ کی جاسکے تو ایک دم (جانور کی قربانی) واجب ہوگا۔

② رسول ﷺ کے مذکورہ الفاظ فَاِنِّیْ لاَ اَدْرِیْ کی وجہ سے آپ ﷺ کے حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

**مسئلہ 288** جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 294 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 289** جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا افضل وقت طلوع آفتاب کے بعد چاشت کا وقت ہے لیکن کسی عذر کی بناء پر 11 ذی الحجہ کی طلوع فجر تک کنکریاں مارنے کی رخصت ہے۔

**مسئلہ 290** ایام تشریق (13,12,11 ذی الحجہ) میں رمی جمار کا وقت زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَاَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ

---

[1] کتاب الحج ، باب استحباب رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبا

الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے روز جمرہ عقبہ کو دن چڑھے کنکریاں ماریں جبکہ اس کے بعد (ایام تشریق میں) دن ڈھلے رمی فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْئَلُ اَيَّامَ مِنًى فَيَقُوْلُ (( لَا حَرَجَ )) فَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ ؟ قَالَ (( لَا حَرَجَ )) فَقَالَ: رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ ؟ قَالَ (( لَا حَرَجَ )) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ منیٰ میں لوگ رسول اکرم ﷺ سے سوال پوچھتے آپ ﷺ فرماتے ''کوئی حرج نہیں۔'' ایک آدمی نے پوچھا ''میں نے قربانی سے پہلے حجامت بنوائی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کوئی حرج نہیں۔'' دوسرے آدمی نے پوچھا ''میں نے شام کے بعد (جمرہ عقبہ کو) کنکریاں ماریں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی حرج نہیں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

**وضاحت :** ① حوض کے اردگرد پڑی ہوئی کنکریاں رمی کے لئے استعمال کرنا جائز ہے البتہ جو کنکریاں حوض کے اندر گری ہوں انہیں دوبارہ رمی کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔

② اگر کنکری ستون (جمرہ) کو نہ لگے لیکن حوض کے اندر گرے تو رمی درست ہوگی

③ اگر کنکری حوض کے اندر نہ گرے تو رمی دوبارہ کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

## مسئلہ 291 سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا منع ہے خواہ بوڑھے ہوں خواہ بچے، خواتین ہوں یا مریض۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ وَقَالَ : لَا تَرْمُوْا الْجَمَرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیف افراد کو رات کے وقت ہی منیٰ روانہ فرما دیا اور انہیں فرمایا ''جمرہ عقبہ کو سورج طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**وضاحت :** اگر کوئی شخص سورج طلوع ہونے سے قبل رمی کرلے تو اسے سورج طلوع ہونے کے بعد رمی دوبارہ کرنی چاہئے۔

---

❶ كتاب الحج ، باب بيان وقت استحباب الرمى
❷ كتاب المناسك الحج ، باب الرمى بعد المسآء
❸ ابواب الحج ، باب ما جآء فى تقديم الضعفة من جمع بليل

**مسئلہ 292** ہر جمرہ کو الگ الگ سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔

**مسئلہ 293** کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنا مسنون ہے۔

**مسئلہ 294** جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ [1] (صحیح)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قربانی کے دن) میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ کو سات (الگ الگ) کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مٹھی بھر کر ایک ہی مرتبہ سات کنکریاں مارنا جائز نہیں ایسی صورت میں مسنون طریقے کے مطابق دوبارہ رمی کرنا چاہئے اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک دم (جانور کی قربانی) واجب ہوگی۔

**مسئلہ 295** مکہ مکرمہ بائیں ہاتھ اور منیٰ دائیں ہاتھ رکھتے ہوئے رمی کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب جمرہ عقبہ پر پہنچے تو بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھتے ہوئے جمرہ کو سات کنکریاں ماریں اور فرمایا ''اس طرح رمی کی اس ذات نے جس پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 296** جمرہ عقبہ کی رمی کے فوراً بعد واپس آ جانا چاہئے وہاں رکنا چاہئے نہ دعا مانگنی چاہئے۔

**مسئلہ 297** جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطی کو کنکریاں مارنے کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رو ہو کر دعاء مانگنا مسنون ہے۔

---

[1] كتاب المناسك الحج ، باب التكبير

[2] كتاب الحج ، باب رمى الجمار بسبع حصيات

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

ابن شہاب زہری کہتے ہیں ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرہ کو کنکریاں مارتے، جو منیٰ میں قربان گاہ کے نزدیک ہے (یعنی جمرہ اولیٰ) تو اسے سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ (دعاء کے لئے) اٹھاتے اور دیر تک اسی حالت میں وقوف فرماتے پھر دوسرے جمرے (یعنی جمرہ وسطی) کے پاس آتے۔ اسے سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت "اللہ اکبر" کہتے۔ پھر بائیں طرف مڑتے اور قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ کے پاس آتے اسے سات کنکریاں مارتے اور اس کے پاس (دعاء کے لئے) وقوف نہیں فرماتے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 298** رمی جمار کا مقصد اللہ کا ذکر اور اللہ کی عبادت کرنا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 299** رمی کے لئے کنکری کا حجم چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہونا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو رمی جمار کرتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے جمرہ کو وہ کنکریاں ماریں جنہیں دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جا سکے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 300** چنے کے دانے سے زیادہ بڑی کنکریاں مارنا منع ہے۔

❶ كتاب المناسك الحج ، باب الدعاء بعد رمى الجمار
❷ كتاب الحج ، باب استحباب كون حصى الجمار بقدر حصى الخذف

**مسئلہ 301** سواری پر رمی کرنا جائز ہے۔

**مسئلہ 302** وقوف مزدلفہ کے بعد منیٰ روانہ ہونے سے پہلے صرف جمرہ عقبہ کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں چننا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ((هَاتِ الْقُطْ لِیْ)) فَلَقَطْتُ لَه حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَی الْخَذْفِ ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِیْ يَدِهٖ قَالَ (( بِاَمْثَالِ هٰٓؤُلَاءِ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِی الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِی الدِّيْنِ )) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کی صبح مجھے فرمایا ''آؤ میرے لئے کنکریاں چنو۔'' اس وقت آپ ﷺ (مزدلفہ سے منیٰ جانے کے لئے) اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے لئے ایسی کنکریاں اکٹھی کیں جنہیں دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جاسکے۔ جب میں نے وہ کنکریاں آپ ﷺ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو فرمایا ''ہاں! ایسی ہی کنکریاں ٹھیک ہیں۔ (اور یاد رکھو) دین میں مبالغہ کرنے سے بچو۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو (شدت) نے ہی ہلاک کیا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایام تشریق کے دوران رمی کے لئے کسی بھی جگہ سے کنکریاں لی جاسکتی ہیں۔

**مسئلہ 303** بچوں، بیماروں اور بوڑھوں کی طرف سے رمی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَلَبَّيْنَا عَنِ الصِّبْيَانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ بھی کہا اور ان کی طرف سے کنکریاں بھی ماریں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① دوسروں کی طرف سے رمی کرنے والے آدمی کو پہلے اپنی رمی مکمل کرنی چاہئے۔ پھر دوسرے کی طرف سے کرنی چاہئے۔

---

❶ کتاب المناسک الحج ، باب التقاط الحصی

❷ کتاب المناسک ، باب الرمی عن الصبیان

② یہ ضروری نہیں کہ رمی کرنے والا تینوں جمرات کی رمی مکمل کرکے پھر دوسرے کی طرف سے شروع کرے بلکہ ایک ہی جمرہ پر پہلے اپنی طرف سے رمی مکمل کرے اور پھر دوسرے کی طرف سے۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے جمرے پر رمی مکمل کرنی چاہئے۔

## رمی سے متعلق غیر مسنون افعال

① ایام تشریق کی رمی کے لئے مزدلفہ سے کنکریاں چننا۔

② رمی سے قبل کنکریوں کو دھونا۔

③ سات کنکریاں بیک وقت مارنا۔

④ رمی کے وقت اللہ اکبر کے بعد رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِّلرَّحْمَانِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجًّا مَّبْرُوْرًا کے الفاظ کہنا۔

⑤ قدرت کے باوجود رمی خود نہ کرنا۔

⑥ رمی کرتے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ شیطان کو مار رہے ہیں۔

⑦ رمی کے لئے پتھر یا جوتے استعمال کرنا۔

⑧ رمی کرتے وقت شیطان کو گالیاں دینا۔

⑨ رمی کے لئے جاتے ہوئے ادعیہ اذکار کی بجائے ہنگامہ اور شور وغل کرتے ہوئے جانا۔

⑩ جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے بعد دعا ترک کرنا۔

***

# اَلنَّحْــــرُ

## قربانی کے مسائل

**مسئلہ 304** حج قران اور حج تمتع کرنے والوں پر قربانی کرنا واجب ہے جو قربانی نہ کر سکے اسے حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس جا کر سات (کل دس) روزے رکھنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ......فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لاَ يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ )) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا "تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔ صفا و مروہ کی سعی کرے اور بال کٹوا کر احرام کھول دے پھر (8 ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندھے، جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے (یعنی استطاعت نہ رکھے) وہ حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس جا کر سات روزے رکھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① حج افراد کرنے والے کے لئے قربانی کرنا ضروری نہیں چاہے کرے چاہے نہ کرے ② حج کے دنوں میں تین روزے عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی بھی وقت رکھے جا سکتے ہیں اگر عید سے قبل روزے نہ رکھے جا سکیں تو ایام تشریق (13,12,11 ذی الحجہ) میں رکھے جا سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ عام حالت میں حاجی اور غیر حاجی سب کے لئے ایام تشریق میں روزے رکھنا منع ہیں۔ ③ گھر واپس جا کر سات روزے مسلسل یا الگ الگ رکھنا دونوں طرح جائز ہے ④ اگر کوئی شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور دوران حج بیمار ہو جائے اور تین روزے رکھنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو تو اسے اپنے گھر پہنچ کر دس روزے مکمل کرنے چاہئیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] كتاب الحج ، باب من ساق البدن معه

**مَسئلہ 305** منیٰ یا مکہ میں کسی بھی جگہ حج کی قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّ كُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ ))رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سارا عرفات موقف ہے سارا منیٰ قربان گاہ ہے۔ سارا مزدلفہ موقف ہے۔ مکہ کی ساری گلیاں راستہ اور قربان گاہ ہیں۔'' اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دم کی قربانی بھی منیٰ اور مکہ سے باہر کرنی جائز نہیں۔

**مَسئلہ 306** 10 ذی الحجہ کی صبح سے لے کر 13 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک چار دن قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ كُلُّ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ .رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ[2] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایام تشریق کے تمام دن قربانی کے دن ہیں۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**مَسئلہ 307** 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد قربانی کرنی چاہیے لیکن اگر کوئی شخص کسی وجہ سے کنکریاں مارنے سے قبل قربانی کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 290 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مَسئلہ 308** جانور ذبح کرنے کے آداب۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَاَنْ تُوَارٰی عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ ((اِذَا ذَبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[3] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (جانور ذبح کرنے سے قبل) چھری تیز کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ چھری کو جانور سے چھپایا جائے اور جب ذبح کرنا ہو تو جلدی جلدی

[1] کتاب المناسک ، باب الصلاة بجمع
[2] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 2476
[3] ابو اب الذبائح اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح

ذبح کیا جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 309** قربانی کے وقت جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرنا مستحب ہے۔

**مسئلہ 310** قربانی سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيْدِ كَبْشَيْنِ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[1] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے روز دو مینڈھے ذبح کئے۔ دونوں کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کر کے یہ آیت پڑھی میں نے اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں ہرگز مشرکوں سے نہیں ہوں۔ (سورہ انعام، آیت نمبر 78) بے شک میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور مرنا صرف اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں۔ (سورہ انعام، آیت نمبر 163,162) (مذکورہ آیت تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے) یا اللہ! یہ جانور تو نے ہی دیا تھا اور تیرے ہی نام پر میں نے اسے قربان کیا ہے۔ محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ایک صحیح حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں (اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں، یا اللہ اسے آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما) (ابوداؤد، کتاب الاضاحی باب ما یستحب من الضحایا) لہٰذا قربانی کرتے وقت اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا کے الفاظ کہنا بھی مسنون ہیں۔

**مسئلہ 311** دوسرے سے قربانی کروانی جائز ہے لیکن خود کرنا افضل ہے۔

**مسئلہ 312** استطاعت کے مطابق ایک سے زیادہ قربانی دینا بھی مسنون ہے۔

**مسئلہ 313** اپنے جانور کی قربانی سے گوشت خود کھانا مسنون ہے۔

[1] کتاب المناسک، باب استحباب توجه الذبيحة للقبلة

**مسئلہ 314** قربانی کا سارا گوشت استعمال کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ فِیْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ......ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلاثًا وَّسِتِّیْنَ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰی عَلِیًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِیْ هَدْیِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَکَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ (رمی کے بعد) نبی اکرم ﷺ قربان گاہ تشریف لائے اور تریسٹھ (63) اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کئے۔ باقی اونٹ (37) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ ﷺ نے ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا جسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 315** قربانی کے لئے موٹا تازہ اور عمدہ جانور خریدنا چاہئے۔

**مسئلہ 316** خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔

**مسئلہ 317** کسی دوسرے زندہ یا فوت شدہ شخص کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ اشْتَرٰی کَبْشَیْنِ عَظِیْمَیْنِ سَمِیْنَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْءَیْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِیْدِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے، تو دو موٹے تازے، سینگوں والے سیاہ رنگ دار، خصی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کی توحید کی گواہی دینے والے اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کے قائل ہیں اور دوسرا محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) کی طرف سے ذبح کرتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 318** قربانی کی بجائے اس کی قیمت صدقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

❖❖❖

① کتاب الحج ، باب الحجة النبی ﷺ
② ابواب الاضاحی ، باب اضاحی رسول الله ﷺ

Tue
4/12

# اَلْحَلْقُ وَالتَّقْصِيْرُ

## سر منڈوانے اور بال کٹوانے کے مسائل

**مسئلہ 319** 10 ذی الحجہ کو قربانی کے بعد سر منڈوانا یا سر کے بال کٹوانا واجب ہے۔

**مسئلہ 320** پہلے سر کا دایاں حصہ پھر بایاں حصہ منڈوانا مستحب ہے۔

**وضاحت :** ① حدیث مسئلہ نمبر 282 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② حلق یا تقصیر ترک کرنے پر ایک دم (مکہ یا منیٰ میں) دینا واجب ہے۔

**مسئلہ 321** اگر کسی عذر یا بھول چوک یا لاعلمی کی وجہ سے قربانی سے پہلے حجامت کروالی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

**وضاحت :** حدیث مسئلہ نمبر 283 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 322** حلق یا تقصیر کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِىْ بِيَدِكَ کے الفاظ سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 323** خواتین کو انگشت بھر بال خود یا کسی محرم سے کٹوانے چاہئیں۔

**مسئلہ 324** خواتین کے لئے سر کے سارے بال منڈوانا یا کٹوانا منع ہے۔

**وضاحت :** ① حدیث مسئلہ نمبر 371 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② بال کٹواتے ہوئے خواتین کو پردے کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے۔

**مسئلہ 325** سر کے مختلف حصوں سے تھوڑے تھوڑے بال کاٹ کر احرام اتارنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 326** حلق یا تقصیر کے لئے قبلہ رو بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 327** سر کا کچھ حصہ منڈوانا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ ؟ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضَ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے (حدیث کے ایک راوی) نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ (دوسرے راوی) سے پوچھا ''قزع کا کیا مطلب ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''سر کا کچھ حصہ مونڈ دینا اور کچھ چھوڑ دینا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 328** اگر کوئی مرد یا عورت سعی کے بعد بال کٹوانے بھول جائے تو یاد آنے پر بال کٹوا لینے چاہئیں اور بال کٹوانے کے بعد احرام اتارنا چاہئے اس صورت میں کوئی دم یا فدیہ نہیں ہوگا۔

**مسئلہ 329** اگر کوئی مرد یا عورت بال کٹوائے بغیر بھول کر احرام اتار دے تو یاد آنے پر اسے دوبارہ احرام باندھ کر بال کٹوانے چاہئیں اور پھر احرام اتارنا چاہئے۔ اس صورت میں بھی کوئی دم یا فدیہ نہیں ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (( اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ )) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارُقُطْنِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے میرے امت کی بھول چوک کو معاف فرما دیا ہے اور جو کام زبردستی کرائے جائیں وہ بھی معاف ہیں۔'' اسے حاکم اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 330** بال کٹوانے سے بال منڈوانا افضل ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ )) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ (( اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ )) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ (( اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ))، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ (( وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

---

❶ كتاب الحج ، باب تفضيل الحلق على التقصير ❷ ارواء الغليل ، للالبانى ، الجزء الاول، رقم الحديث 83
❸ كتاب الحج ، باب تفضيل الحلق على التقصير

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی سوال کے جواب میں) فرمایا "اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سر کے بال کٹوانے والوں کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا "یا اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کے لئے بھی مغفرت کیلئے دعاء فرمائیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا "یا اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کے لئے بھی مغفرت کی دعاء فرمائیں۔" تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چوتھی مرتبہ) ارشاد فرمایا "یا اللہ! بال کٹوانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 331** حجامت کرانے کے بعد ناخن ترشوانا مستحب ہے۔

قَالَ ابْنُ مُنْذِرٍ ثَبَتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَاسَهُ قَلَّمَ ظَفَارَهُ . ذَكَرَهُ فِىْ فِقْهِ السُّنَّةِ[1]

ابن منذر کہتے ہیں یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر منڈایا تو اپنے ناخن بھی ترشوائے۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

**مسئلہ 332** حلق یا تقصیر کے بعد محرم کے لئے بیوی کے سوا تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں' مثلاً خوشبو لگانا' سلے کپڑے پہننا' شکار کرنا وغیرہ۔ شرعی اصطلاح میں اسے "تحلل اول" کہتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِىَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف (زیارت) کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ اس خوشبو میں مشک شامل تھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حلق یا تقصیر کے بعد حلال ہونے کو شرعی اصطلاح میں تحلل اول کہا جاتا ہے اور تحلل ثانی طواف زیارت کے بعد ہوتا ہے، جس میں بیوی بھی حلال ہو جاتی ہے۔

◇◇◇

[1] كتاب الحج ، باب الحلق و التقصير

[2] كتاب الحج ، باب استحباب الطيب قبل الاحرام

Thu 6/12/12

# طَـــــوَافُ الزِّيَارَةِ

حج کے بعد

## طواف زیارت کے مسائل

**مَسئلہ 333** 10 ذی الحجہ کو قربانی کے بعد مکہ مکرمہ آ کر طواف زیارت (یا طواف افاضہ) کرنا فرض ہے۔

**مَسئلہ 334** طواف زیارت کے بعد آب زمزم پینا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ فِیْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ......اَنَّ النَّبِیَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمَنْحَرِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَی الْبَيْتِ فَصَلّٰی بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰی بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰی زَمْزَمَ فَقَالَ ((اِنْزَعُوْا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰی سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع والی حدیث میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربان گاہ تشریف لائے۔ اونٹ ذبح کئے پھر اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور طواف افاضہ کیا۔ ظہر کی نماز مکہ میں ادا کی اس کے بعد بنی عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جو لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا ''اے بنو عبدالمطلب! خوب پانی نکالو (اور لوگوں کو پلاؤ) اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ (میرے پانی نکال کر پینے یا پلانے کے بعد) لوگ (خود پانی نکالنے کی سنت ادا کرنے کے لئے) تم سے ڈول زبردستی حاصل کر لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی نکالتا۔'' تب بنی عبدالمطلب کے لوگوں نے پانی کا ایک ڈول (نکال کر) آپ ﷺ کو دیا اور آپ ﷺ نے اس سے پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① کسی شرعی عذر کی وجہ سے 10 ذی الحجہ کو طواف زیارت نہ کیا جا سکے تو 13,12,11 ذی الحجہ تک کسی بھی دن کیا جا سکتا ہے۔ اس تاخیر پر کوئی فدیہ یا دم نہیں ② طواف زیارت موخر کرنے کی صورت میں 12 یا 13 ذی الحجہ کو طواف زیارت اور طواف وداع دونوں کی نیت سے ایک ہی طواف کر لیا جائے تو کافی ہوگا۔ انشاء اللہ ③ طواف زیارت چونکہ حج کا رکن ہے اس لئے ادا نہ کرنے پر اس کا کفارۂ دم یا فدیہ دینے سے اس کی تلافی نہیں ہوتی ④ طواف زیارت کئے بغیر حائضہ کا اس نیت سے طائف

رن خ طا

❶ کتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ

جدہ یا ریاض وغیرہ چلے جانا کہ حیض کے بعد واپس آ کر طواف زیارت کرلے گی؛ جائز نہیں۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 150) ⑤ وہ خاتون جو طواف زیارہ سے قبل حائضہ ہو جائے اور کسی ایسے دور دراز ملک سے آئی ہو جہاں سے دوبارہ واپس آنا ممکن نہ ہو اور وہ خاتون مکہ میں رہ کر انتظار بھی نہ کرسکتی ہو تو ایسے خاتون کے لئے اہل علم نے مضبوط لنگوٹ باندھ کر حالت حیض میں طواف زیارہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ واللہ علم بالصواب

**مَسئلہ 335** طواف زیارت کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں حتی کہ بیوی سے تعلق کی پابندی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ شرعی اصطلاح میں اسے "تحلل ثانی" کہا جاتا ہے۔

**وضاحت :** حدیث مسئلہ نمبر 154 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مَسئلہ 336** طواف زیارت میں رمل درست نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَرْمَلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ .رَوَاهُ ابْنِ خُزَيْمَةَ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

**مَسئلہ 337** 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے طواف زیارت کرنا جائز ہے۔

**وضاحت :** حدیث مسئلہ نمبر 283 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مَسئلہ 338** 8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طواف زیارت کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

❋❋❋

❶ كتاب الحج ، باب حجة النبي ﷺ

# اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ

## ایام تشریق کے مسائل

**مَسئلہ 339** طواف افاضہ کے بعد منیٰ واپس آنا ضروری ہے۔

**مَسئلہ 340** اجر وثواب کے اعتبار سے ایام تشریق سال کے باقی تمام دنوں سے زیادہ افضل ہیں۔

**مَسئلہ 341** ایام تشریق کی تمام راتیں منیٰ میں بسر کرنی واجب ہیں۔

**مَسئلہ 342** ایام تشریق میں روزانہ تینوں جمروں (جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ) کو بالترتیب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنی واجب ہیں۔

**مَسئلہ 343** جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِيْ الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِيْ الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا .رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دن کے دوسرے حصہ میں طواف افاضہ کیا اور ظہر کی نماز بھی ادا فرمائی پھر واپس تشریف لائے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں ہی گزاریں (اس دوران) زوال آفتاب کے بعد (تینوں) جمرات کو کنکریاں ماریں ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پہلے (جمرہ اولیٰ) اور دوسرے جمرہ (جمرہ وسطیٰ) کے پاس دیر تک

❶ کتاب المناسک ، باب فی رمی الجمار

قیام کیا اور آہ و زاری (سے دعاء) کرتے رہے۔ تیسرے جمرہ (جمرہ عقبہ) کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ ﷺ نے وقوف نہیں فرمایا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اگر کوئی شخص 11,12,13 ذی الحجہ (تین ایام) منیٰ میں بسر نہ کرنا چاہے تو 11,12 کے دو دن بسر کرنے کے بعد واپس آ سکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 33)

② 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنے والے حجاج کو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل آنا چاہئے اگر منیٰ میں سورج غروب ہو گیا اور 13 ذی الحجہ کی رات شروع ہو گئی تو 13 ذی الحجہ کی کنکریاں مارنا بھی واجب ہو جائے گا۔

③ ایام تشریق میں زوال سے پہلے کی گئی رمی دہرانی چاہئے یا اس کی جگہ ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

④ تینوں جمرات کی بالترتیب رمی کرنا واجب ہے اگر ترتیب میں خلل واقع ہو جائے تو دوبارہ درست ترتیب کے ساتھ رمی کرنی چاہئے یا اس کی جگہ ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

⑤ بلا عذر ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں نہ گزارنے پر دم واجب ہے۔

⑥ 12 ذی الحجہ کو رمی کرنے سے قبل منیٰ چھوڑنا منع ہے ایسا کرنے والے پر دم واجب ہوگا۔

⑦ شرعی عذر کی بناء پر 11 ذی الحجہ کی رمی 12 ذی الحجہ کے ساتھ کرنی جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

## مسئلہ 344 کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایام تشریق کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی رخصت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ اسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ فَاَذِنَ لَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے ایام تشریق کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

## مسئلہ 345 منیٰ میں ایام تشریق کے دوران اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ )) وَفِيْ رِوَايَةٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایام تشریق کھانے پینے کے دن

❶ كتاب الحج ، باب وجوب المبيت بمنى ليالي ايام التشريق

❷ مختصر صحيح مسلم ، لالباني ، كتاب الصيام ، باب كراهية الصيام ايام التشريق

وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ )) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا کوئی اور دن نہیں۔ جس میں کئے گئے اعمال اللہ تعالیٰ کو (ان دنوں کے اعمال کے مقابلے میں) زیادہ محبوب ہوں۔لہٰذا ان دنوں میں کثرت سے لاَ اِلٰهَ اِلاَّ للهُ ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ ' اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں درج ذیل الفاظ سے تکبیر و تہلیل فرمایا کرتے ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ (ابن ابی شیبہ)

**مسئلہ 343** 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنا ہو تو اسی روز 13 ذی الحجہ کو رمی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 344** طواف وداع کے بعد رمی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 345** ایام تشریق کے دوران روزانہ نفلی طواف کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُوْرُ الْبَيْتَ كُلَّ لَيْلَةٍ مَادَامَ بِمِنًى . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (ایام تشریق کے دوران) جب تک منیٰ میں رہے روزانہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے رہے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 346** ایام تشریق کے دوران تمام نمازیں مسجد خیف میں ادا کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا صَلّٰى فِيْ الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام نے نماز ادا فرمائی۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔ حسن

منتقى الاخبار ، كتاب العيدين ، باب الحث على الذكر والطاعة في ايام العشر وايام التشريق

❶ كتاب الحج ، باب زيارة البيت كل ليلة من ليالي منى

❷ تحذير المساجد من اتخذ القبور مساجد للالباني ، ص 72، 73 ، الطبعة الرابعة

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا صَلّٰى فِيْ الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام نے نماز ادا فرمائی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 350 جو متمتع یا قارن حاجی قربانی نہ دے سکے وہ ایام تشریق میں روزے رکھ سکتا ہے۔**

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُصَمْنَ اِلاَّ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْىَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس (حاجی) کے جو قربانی نہ دے سکے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

❶ تحذير المساجد من اتخاذ القبور مساجد للالبانی ، ص72-73 ، الطبعة الرابعة

❷ كتاب الصيام ، باب صيام ، ايام التشريق

Tues 11/12/12

# طَوَافُ الْـــوَدَاعِ

## طواف وداع

**مَسئلہ 351** حج مکمل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے سے قبل طواف وداع کرنا واجب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِیْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( لاَ يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ (حج ادا کرنے کے بعد) جدھر چاہتے چلے جاتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی شخص اس وقت تک نہ جائے جب تک آخری بار طواف نہ کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

**وضاحت :** ① طواف وداع ترک کرنے پر ایک دم واجب ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 123)

② 12 ذی الحجہ کو طواف وداع ادا کرنیکے بعد منیٰ آ کر رمی کرنا درست نہیں۔

③ اہل جدہ یا اہل طائف کا 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے ہی جدہ یا طائف اس نیت سے عمداً واپس چلے جانا تاکہ ہجوم کم ہونے کے بعد واپس آ کر طواف وداع ادا کرلیں گے جائز نہیں۔ ایسا کرنے پر ایک دم واجب ہوگا۔

④ اہل جدہ یا اہل طائف میں سے اگر کوئی شخص لاعلمی کی بنیاد پر طواف وداع ادا کئے بغیر جدہ یا طائف چلے جائیں تو وہ واپس آ کر طواف وداع کر سکتے ہیں جس پر دم نہیں۔

⑤ طواف وداع صرف اسی وقت ادا کرنا چاہئے جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو، رات کے وقت طواف وداع کر کے دن کو سفر شروع کرنا درست نہیں۔

⑥ عمرہ ادا کرنے کے بعد طواف وداع کرنا واجب نہیں، مستحب ہے۔

⑦ مکہ کے لوگ طواف وداع سے مستثنیٰ ہیں۔

عبد ے کا اثر کا علم لینا چاہیے

**مَسئلہ 352** حائضہ کو طواف وداع کے بغیر مکہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَّكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلاَّ

[1] كتاب الحج ، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض

اَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ (مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے) ان کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہو۔ البتہ حائضہ عورت کو اس کی رخصت دی ہے (کہ وہ طواف کئے بغیر مکہ مکرمہ سے چلی جائے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 353** طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں باہر نکلنا سنت سے ثابت نہیں۔

❶ کتاب الحج ، باب وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض

# حَجُّ النِّسَـــــاءِ

## خواتین کا حج

**مسئلہ 354** عورت اگر خود مالدار ہو تو اس پر حج فرض ہے ورنہ نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 355** خواتین پر حج فرض ہونے کے لئے مالی استطاعت کے علاوہ محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 356** کسی عورت کا غیر محرم مرد کو محرم بنا کر حج کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 357** جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اُسے دوران عدت حج کا سفر کرنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 40 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 358** کسی عورت کا محرم کے بغیر خواتین کے گروپ میں شریک ہو کر حج کا سفر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 359** خواتین کو حج کا ثواب جہاد کے برابر ملتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 7 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 360** حج یا عمرہ کے لئے آنے والی خواتین کو احرام باندھنے کے لئے حالت حیض یا نفاس میں بھی غسل کرنا چاہئے بشرطیکہ بیماری کا خوف نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : نُفِسَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شجرہ کے مقام پر حضرت محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے باعث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حالت نفاس میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا (اپنی بیوی) سے کہیں غسل کر کے احرام باندھ لیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 361** عورت حالت حیض میں طواف کے علاوہ باقی تمام ارکان حج ادا کر سکتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 159 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 362** عورت کا حالت احرام میں سر کے بالوں کو باندھنا یا احرام کے لئے خصوصی لباس سلوانا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 363** حالت احرام میں عورت کو ممکن حد تک پردہ کا اہتمام کرنا چاہئے

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 364** عورت کے لئے طواف قدوم میں رمل سنت سے ثابت نہیں۔ (ہر طواف کے لئے)

**مسئلہ 365** دوران سعی عورت کا ملین اخضرین (سبز ستونوں) کے درمیان بھاگنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 366** عورت کے لئے سارے سر کے بال کتروانا یا منڈوانا منع ہے اسے صرف دو انگلی کے برابر بال کتروانے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ❷ (صحیح)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عورتیں سر نہ

❶ كتاب الحج ، باب احرام النفساء

❷ كتاب المناسك ، باب الحلق والتقصير

منڈوائیں بلکہ صرف بال کٹوائیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**مَسئلہ 367** حج ادا کرنے والی حائضہ خواتین کو طواف وداع نہ کرنے کی رخصت ہے۔

**وضاحت :** حدیث مسئلہ نمبر 352 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مَسئلہ 368** عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج ادا کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اِمْرَأَةٍ كَانَ لَهَا زَوْجٌ وَ لَهَا مَالٌ فَلاَ یَاْذَنُ لَهَا فِی الْحَجِّ قَالَ ((لَیْسَ لَهَا اَنْ تَنْطَلِقَ اِلاَّ بِاِذْنِ زَوْجِهَا)) رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِیُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا شوہر ہے اور عورت خود مالدار ہے۔ شوہر اسے (نفلی) حج کی اجازت نہیں دیتا' اس عورت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایسی عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر نہیں جانا چاہئے۔'' اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

❶ فقه السنة ، كتاب الحج ، باب حج المراة

# حَـــــجُّ الصَّبِيِ

# بچہ کا حج

**مسئلہ 369** نابالغ بچوں کو حج کروانا چاہئے اس کا ثواب بچے کے علاوہ والدین کو بھی ملتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ (( مَنِ الْقَوْمُ؟ )) قَالُوْا : اَلْمُسْلِمُوْنَ ، فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ (( رَسُوْلُ اللّٰهِ )) فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ (( نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ روحاء کے مقام پر ایک قافلے سے ملے آپ ﷺ نے پوچھا ''تم کون لوگ ہو؟'' انہوں نے جواب دیا ''ہم مسلمان ہیں۔'' پھر قافلہ والوں نے پوچھا ''آپ کون ہیں؟'' حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا ''میں اللہ کا رسول ہوں۔'' قافلہ میں سے ایک خاتون اپنے بچے کو اٹھالائی اور آپ ﷺ سے پوچھا '' کیا اس بچے کا حج ہو جائے گا؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہاں! ہو جائے گا اور ثواب تمہیں ملے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① میقات پر پہنچ کر بچے کے سرپرست کو بچے کی طرف سے نیت کرنی چاہئے کہ میں اس بچے کو محرم بناتا ہوں ② اگر بچہ (لڑکا) سمجھدار ہو تو اسے احرام کی چادریں پہنانی چاہئیں اگر بچہ کم سن یا شیر خوار ہو تو اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک چادر میں لپیٹ لینا چاہئے یہی اس کا احرام ہوگا ③ حسب ضرورت بچے کو حالت احرام میں پلاسٹک کی نیکر یا پیمپر وغیرہ لگانا جائز ہے ④ بچے کی طرف سے ان کے کسی ایک سرپرست کو تلبیہ کہنا چاہئے ⑤ بچے کو اٹھا کر طواف یا سعی کی جائے تو حامل اور محمول دونوں کی بیک وقت سعی ہو جاتی ہے ⑥ طواف کے بعد باشعور بچے کو مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھوانی چاہئے ⑦ طواف کے بعد بچے کو بھی زمزم پلانا چاہئے ⑧ سعی کے بعد بچے کا حلق یا قصر کروانا چاہئے ⑨ ایام حج میں بچے کے سرپرست کو بچے کی طرف سے رمی کرنا چاہئے ⑩ ہر بچے کی طرف سے حسب احکام حج الگ الگ قربانی دینی ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

**مسئلہ 370** بچے کی طرف سے احرام کی خلاف ورزی یا کسی دوسری غلطی پر کوئی دم یا

---

[1] كتاب الحج ، باب صحة حج الصبي واجر من حج به

فدیہ نہیں۔

**وضاحت :** حدیث مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مَسئلہ 371** بچپن میں حج کرنے والے بچوں کو بلوغت کے بعد حج فرض ہونے پر دوبارہ حج کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ (( اَیُّمَا صَبِیٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْثَ فَعَلَیْهِ اَنْ یَّحُجَّ حَجَّةً اُخْرٰی وَاَیُّمَا عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ اُعْتِقَ فَعَلَیْهِ اَنْ یَّحُجَّ حَجَّةً اُخْرٰی )) رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو بچہ حج کرے پھر بالغ ہو جائے تو (استطاعت ملنے پر) اسے دوبارہ حج کرنا چاہئے اور جس غلام نے حج کیا پھر آزاد کیا گیا' تو اسے (استطاعت ملنے پر) دوبارہ حج کرنا چاہئے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❖❖❖

عورت سے مرد کا
عبادات میں فرق نہیں۔
معاملات میں ہے۔

[1] فقة السنة ، كتاب الحج ، باب حج الصبي والعبد

wed 13/12/12

# أَلْحَـــــجُّ عَنِ الْغَيْرِ

# دوسروں کی طرف سے حج کرنے کے مسائل

## (أ) اَلْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ

## زندہ آدمی کی طرف سے حج کرنا

**مسئلہ 372** صاحب استطاعت لیکن بوڑھا، کمزور، مفلوج یا دائمی مریض اپنے مال میں سے کسی ایسے شخص کو حج کرادے جو پہلے اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو، تو اس معذور شخص کا حج ادا ہو جائے گا۔ اسے حج بدل کہتے ہیں۔

**مسئلہ 373** اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی دوسرے زندہ شخص کی طرف سے نفلی حج ادا کرے تو اس کا اجر و ثواب حج کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا ہے، دونوں کو ملے گا۔ ان شاء اللہ!

**مسئلہ 374** عورت، مرد کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ تْهُ اِمْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لاَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ (( نَعَمْ)) وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (حج کے موقع پر) نبی اکرم ﷺ

[1] كتاب الحج ، باب الحج عن العاجز لزمانة و هرم

کے پیچھے سوار تھے۔ قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھنے لگی۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ (ہاتھ سے پکڑ کر) دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے' میرا باپ بوڑھا ہے' سواری پر سوار نہیں ہو سکتا' کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں! کر سکتی ہو۔" یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ ((مَنْ شُبْرُمَةَ ؟)) قال : اَخٌ لِيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ قَالَ ((حَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((حُجَّ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک کہتے سنا تو پوچھا "شبرمہ کون ہے؟" اس نے عرض کیا "میرا بھائی! یا کہا "میرا قریبی رشتہ دار۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "کیا تو نے اپنا حج کیا ہے؟" اس نے عرض کیا "نہیں!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پہلے اپنا حج ادا کرو' پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 375** زندہ' صاحب استطاعت اور صحت مند آدمی کی طرف سے حج بدل ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 376** حج بدل میں میقات پر پہنچ کر احرام باندھتے وقت حج کروانے والے کا نام لینا چاہئے لیکن اگر یاد نہ رہے تو حج میں کوئی نقص واقع نہیں ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 381 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 377** کسی دوسرے شخص کی طرف سے عمرہ یا حج ادا کرنے کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے تو پھر اس عمرہ یا حج کو کسی تیسرے شخص کے نام سے ادا کرنا جائز نہیں۔

---

[1] كتاب المناسك ، باب الرجل يحج عن غيره

**وضاحت :** حدیث مسئلہ نمبر 25 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 378** کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کے علاوہ عمرہ کرنا بھی جائز ہے اس کا اجر وثواب حج وعمرہ کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا ہے دونوں کو ملے گا۔ انشاء اللہ!

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ بْنِ عَقِیْلِیْ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لاَّ یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلاَ الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ ؟ قَالَ ((حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَاعْتَمِرْ ))رَوَاهُ النِّسَائِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "یارسول اللہ (ﷺ)! میرا باپ بوڑھا ہے حج کی طاقت نہیں رکھتا نہ عمرہ کی اور نہ ہی اونٹ پر سوار ہونے کی' (اس کے لئے کیا حکم ہے؟)" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا ہو تو ایک وقت میں صرف ایک آدمی کی طرف سے ہی عمرہ یا حج کی نیت کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

## (ب) اَلْحَجُّ عَنِ الْمَیِّتِ

## میت کی طرف سے حج ادا کرنا

**مسئلہ 379** حج کی نذر ماننے والا شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء اس کی طرف سے حج ادا کریں تو مرنے والے کی نذر پوری ہو جائے گی خواہ مرنے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

**مسئلہ 380** صاحب استطاعت شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء اس کے مال میں سے حج ادا کریں' تو فوت ہونے والے شخص کا

[1] كتاب الحج ، باب العمرة عن رجل الذى لا يستطيع

فرض حج ادا ہو جائے گا' خواہ فوت ہونے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

**مسئلہ 381** مرد، عورت کی طرف سے حج ادا کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ (( نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا أَ رَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اقْضُوْا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ )) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی' لیکن مرنے سے قبل حج نہیں کر سکی' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں! اس کی طرف سے حج کرو' ہاں! دیکھو اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ کا قرض ادا کرو۔ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتٰى اَخُوْهَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ (( أَ رَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ ؟)) قَالَ : نَعَمْ ! قَالَ (( فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ )) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی' فوت ہوئی تو اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا ادا کرتا؟" اس نے کہا "ہاں، یا رسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے فرمایا "تو پھر اللہ کا قرض ادا کرو اور اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⌘⌘⌘

---

❶ كتاب الحج ، باب الحج والنذور عن الميت و ......

❷ كتاب المناسك ، باب الحج عن الميت والذى نذران يحج

Tues
18/12/12

# حُرْمَةِ مَكَّةِ الْمُكَرَّمَةِ

# مکہ مکرمہ کی حرمت کے مسائل

**مَسئله 382** شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے روز سے ہی قابل احترام بنایا ہے۔

**مَسئله 383** حرم مکہ کی حدود میں کسی جانور کا شکار کرنا' شکار کو ڈرانا یا اس کا پیچھا کرنا منع ہے۔

**مَسئله 384** حرم مکہ میں از خود اگنے والے درختوں' پودوں اور ہری گھاس کو کاٹنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ...... يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ (( اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ يَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا )) فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ ((اِلَّا الْاِذْخِرَ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے ہی اس شہر کو محترم ٹھہرایا ہے اور وہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حرمت سے قیامت تک محترم رہے گا مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس شہر میں قتال حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی بھر کے لئے حلال ہوا تھا پس وہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حرمت کے تحت قیامت تک کے لئے قابل احترام شہر ہے لہٰذا اس (میں از خود اگے ہوئے درخت) کا کانٹا نہ توڑا جائے نہ اس میں شکار

[1] كتاب الحج ، باب تحريم صيد مكة و تحريم صيدها

بھگایا جائے نہ اس میں گری پڑی چیز اٹھائی جائے ہاں البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اسے (مالک تک) پہنچائے اس کی (خودرو) سبز گھاس نہ کاٹی جائے۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اذخر (کی اجازت دے دیجئے) کہ یہ لوگوں کے چولہوں (میں جلانے کے لئے) اور گھروں (میں چھتوں میں ڈالنے کے لئے) استعمال ہوتی ہے۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس کی اجازت ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

## مسئلہ 385 حرم مکہ کی حدود کا تعین حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حرم مدنی کی حدود کا تعین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عليه السلام حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَ بَتَيْهَا )) يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں دونوں سیاہ پتھروں والے ٹیلوں کے درمیان والی جگہ یعنی مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم مکی کی جو حدود متعین فرمائیں وہ درج ذیل ہیں۔ شمال کی طرف مکہ مکرمہ سے چار میل (تنعیم تک) مشرق کی طرف مکہ مکرمہ سے تقریباً دس میل (جعرانہ تک) شمال مشرق کی طرف مکہ مکرمہ سے تقریباً نو میل (وادی نخلہ تک) مغرب کی طرف مکہ مکرمہ سے آٹھ میل حدیبیہ (نیا نام شمیسی) تک۔ حکومت نے علامت کے طور پر چاروں سمتوں میں مذکورہ مقامات پر سفید ستون بنائے ہوئے ہیں۔

## مسئلہ 386 مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین شہر ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءِ الزُّهْدِيِّ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ (( وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلاَ اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ )) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عدی حمراء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کے اوپر کھڑے یہ فرماتے ہوئے دیکھا ہے ''اللہ کی قسم! (اے مکہ!) تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ

❶ کتاب الحج ، باب فضل المدينة و دعا ......

❷ ابواب المناقب ، باب في فضل مكة

محبوب ہے۔اگر میں یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی یہاں سے نہ نکلتا۔''اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ (( مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَّاَحَبَّكِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ ))رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا''تو کیا ہی اچھا شہر ہے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے'اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی دوسری جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔''اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

Wed 2/1/13

**مسئلہ 387** دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ نَقَبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس میں دجال کا گزر نہ ہو سوا مکہ اور مدینہ کے۔ان کے تمام راستوں پر فرشتے صف در صف پہرہ دے رہے ہیں۔''اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 388** مکہ مکرمہ میں بلا ضرورت ہتھیار لے کر چلنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (( لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لئے مکہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 389** مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام، میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

❶ ابواب المناقب ، باب فی فضل مكة
❷ كتاب الفتن ، باب قصة الجساسة
❸ كتاب الحج ، باب النهی من حمل السلاح بمكة من غير حاجة

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلاَةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلاَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ وَصَلاَةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلاَةٍ فِیْهِ سِوَاهُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا اجر (دوسری مساجد کے مقابلے میں) ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب (دوسری مساجد کے مقابلے میں) ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 390** دنیا میں سب سے پہلے مکہ مکرمہ کی مسجد، مسجد الحرام کی تعمیر کی گئی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍ ﷺ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ ؟ قَالَ (( اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ )) قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ ؟ قَالَ (( اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی )) قُلْتُ : کَمْ بَیْنَهُمَا ؟ قَالَ ((اَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَاَیْنَمَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلاَةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مسجد حرام'' میں نے عرض کیا ''اس کے بعد کون سی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مسجد اقصیٰ'' میں نے عرض کیا ''ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا عرصہ حائل ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''چالیس سال! اور تجھے جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔ وہ جگہ مسجد (ہی) ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 391** مکہ مکرمہ کی مسجد، مسجد الحرام، نماز کے ممنوعہ اوقات سے مستثنیٰ ہے۔

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ (( یَا بَنِیْ عَبْدِمَنَافٍ لاَ تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَیْتِ وَصَلّٰی اَیَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے بنو عبد مناف! بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے کسی کو منع نہ کرو خواہ دن اور رات کا کوئی سا وقت ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3732
❷ کتاب المساجد و مواضع الصلاة ، باب المساجد و مواضع الصلاة
❸ ابواب الحج ، باب ما جاء فی الصلاة بعد العصر وبعد الصبح لمن یطوف

# حُرْمَةُ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

## مدینہ منورہ کی حرمت کے مسائل

**مَسئله 392** مدینہ منورہ بھی مکہ مکرمہ کی طرح حرمت والا ہے جس میں درخت کاٹنا یا شکار کرنا منع ہے۔

**وضاحت :** حدیث مسئلہ نمبر 385 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مَسئله 393** مدینہ منورہ کا دوسرا نام ''طابہ'' ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (( اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ''طابہ'' رکھا ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مَسئله 394** مدینہ منورہ میں طاعون کی بیماری کبھی نہیں پھیلے گی اور نہ اس میں دجال داخل ہو سکے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلاَ الدَّجَّالُ )) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں اس میں نہ کبھی طاعون پھیل سکتا ہے نہ دجال داخل ہو سکتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مَسئله 395** مدینہ میں موت تک مستقل قیام رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کا

---

❶ كتاب الحج ، باب المدينة تنفي خبثها و تسمى ......

❷ كتاب فضائل المدينة ، باب لا يدخل الدجال المدينة

باعث ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا )) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص مدینہ منورہ میں مر سکتا ہو (یعنی یہاں آ کر موت تک قیام کر سکتا ہو) اسے ضرور مدینہ میں مرنا چاہئے کیونکہ میں اس شخص کے لئے سفارش کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 396** مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنی برکت رکھی گئی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ (( اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ )) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''یا اللہ! مکہ کو تو نے جتنی برکت عطا فرمائی ہے، مدینہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 397** مدینہ میں مصائب اور آزمائشوں پر صبر کرنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ قیامت کے روز سفارش کریں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ (( مَنْ صَبَرَ عَلٰی لَاْوَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے (مدینہ میں قیام کے دوران آنے والی) مشکلات و مصائب پر صبر کیا قیامت کے روز میں اس (کے ایمان) کی گواہی دوں گا یا فرمایا ''اس کی سفارش کروں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 398** مدینہ منورہ میں قیامت تک اہل ایمان باقی رہیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (( اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا )) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❹

❶ ابواب المناقب ، باب ما جاء فی فضل المدینة ❷ کتاب فضائل المدینة باب
❸ کتاب الحج ، باب الترغیب فی سکنی المدینة ❹ کتاب فضائل المدینة ، باب الایمان یارز الی المدینة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں سمٹ کر اسی طرح واپس آ جائے گا جس طرح سانپ پھر پھرا کر اپنے بل میں واپس آ جاتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 399 مدینہ منورہ کے پہاڑ ''اُحد'' سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی۔**

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى خَيْبَرَ اَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ (( هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ )) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں خیبر جانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (گھر سے نکلا) وہاں خیبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینہ واپس لوٹے، احد پہاڑ دکھائی دیا تو فرمایا ''یہ پہاڑ وہ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 400 مدینہ منورہ کی کھجور ''عجوہ'' جنت کا پھل ہے جس میں زہر اور جادو کے لئے شفا رکھی گئی ہے۔**

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اَلْعُجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ )) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے اور اس میں زہر کے لئے شفاء ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ہر روز صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجوریں کھائے گا اس کو اس روز زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' اسے بخاری نے

❶ كتاب الجهاد ، باب الخدمه فى الغزو

❷ كتاب الطب ، باب ما جاء فى الكمأة و العجوه

❸ كتاب الاطعمه ، باب العجوة

روایت کیا ہے۔

**مَسئلہ 401** مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے وضو یا غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مَسئلہ 402** مدینہ منورہ میں ننگے پاؤں داخل ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

**مَسئلہ 403** مدینہ منورہ کی عمارتیں نظر آنے پر مروجہ الفاظ اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيُّكَ ...... پڑھنا مسنون ہے۔

**مَسئلہ 404** مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

❀❀

# زِيَارَةُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

# زیارت مسجد نبوی ﷺ کے مسائل

**مسئلہ 405** مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کرنے اور اس میں نماز پڑھ کر زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مدینہ کا سفر کرنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ (( لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ”تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا (زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے) سفر اختیار نہ کیا جائے ① مسجد نبوی ② مسجد حرام اور ③ مسجد اقصیٰ۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 406** مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد سے ہزار گناہ زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ (( صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

12-20-12

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری اس مسجد میں نماز کا ثواب باقی مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 407** مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت عام مساجد کی دعا مانگنا مسنون ہے۔

1-9-13

---

① كتاب الحج ، باب فضل المساجد الثلاثة

② كتاب الحج ، باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ (( اَللّٰهُمَّ افتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ)) وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوحمید یا ابواسید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ یہ دعا مانگے ”یااللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعا مانگے ”یااللہ! میں تیرے فضل کا طالب ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 408** مسجد میں داخل ہونے کے بعد پہلے تحیۃ المسجد ادا کرنی چاہئے پھر قبر مبارک پر حاضر ہوکر درود وسلام پڑھنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَیْنَ ظَهْرَانِی النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( مَا مَنَعَکَ اَنْ تَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ؟)) قَالَ : فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُکَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ، قَالَ (( فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسَ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد نبوی (ﷺ) میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) پڑھنے سے آپ کو کس چیز نے روکا؟“ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بھی بیٹھ گیا)“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا نہ کر لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 409** مسجد نبوی ﷺ میں اگر روضۃ الجنۃ میں عبادت کرنے کا موقع مل جائے تو وہ زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

---

❶ کتاب المساجد ، باب ما یقول اذا دخل المسجد

❷ کتاب صلاۃ المسافرین ، باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین......

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ (( مَا بَيْنَ بَيْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ )) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ریاض الجنہ کو سفید سنگ مرمر کے ستونوں اور سفید قالینوں سے نمایاں کیا گیا ہے اس جگہ کا دوسرا نام ''روضہ شریف'' ہے اور جہاں آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے اسے حجرہ شریف کہا جاتا ہے۔

**مسئلہ 410** نفاق اور جہنم سے برأت کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں پوری کرنے کا اہتمام کرنا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔

وضاحت :من صلى فى مسجدى اربعين صلاة كتبت له براة من النار ونجاة من العذاب وبراة من النفاق ترجمہ: جس شخص نے میری مسجد میں قضا کئے بغیر (مسلسل) چالیس نمازیں ادا کیں اس کے لئے آگ سے برأت، عذاب سے نجات اور نفاق سے برأت لکھی جائے گی) طبرانی کی مذکورہ بالا حدیث اور اسی مضمون کی ترمذی اور ابن ماجہ کی احادیث ضعیف ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احاديث الضعيفه والموضوعه للالبانى الجزء الاول حدیث نمبر 364

**مسئلہ 411** مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے بعد الٹے پاؤں واپس آنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 412** مسجد نبوی ﷺ میں ہر نماز کے بعد بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

◆◆◆

[1] كتاب الصلاة فى مسجد مكة والمدينة